نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم راشد الحق سمیع حقانی

رمضان المبارک اور اس کے تقاضے

خداوند نے سرکش انسان کو قابو رکھنے کے لئے جہاں فکری اور روحانی لحاظ سے اس کی ہدایت و رہبری کے لئے قرآن وسنت کے ذریعے اس کی رہنمائی کی ہے' وہیں جسمانی طور پر بھی اسے تربیت دینے کیلئے اور اسکے جسم و جاں کی بالیدگی و پاکیزگی کے لئے رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے کا انتخاب بھی فرمایا ہے۔ جس میں بے قابو انسان ہر قسم کے زمانے کی آلائشوں' فتنہ انگیزیوں اور بادۂ عصیاں کی سیاہیوں سے کچھ عرصہ کیلئے اپنے ایمان و قلب کے پیراہن کو داغدار ہونے سے بچالیتا ہے۔ وہ زنگ آلودہ دل جو سارا سال گناہوں کی کثرت اور کثافت سے سنگ اسود کے مانند ہو جاتا ہے' اسی رمضان کے پانور مہینے کی برکت سے وہ ایک بار پھر روشن و منور متحرک اور فعال و تاباں ہو جاتا ہے۔

زندگی کی شاہراہ پر عصر حاضر کا مادیت زدہ انسان سرپٹ دوڑتے دوڑتے یہ تک بھول جاتا ہے کہ اس کی تخلیق کا اصل مقصد کیا تھا؟ اور خود اس کا مقصد حیات کیا ہے؟ کیا وہ صرف خواہشات نفسانی اور ہوس کا پتلا ہے؟ اور کیا اس کا مقصد صرف پیٹ کی پوجا اور مادیت کا حصول ہے؟ اسی فطرتِ انسانی کی خامی کے پیش نظر خداوند نے رمضان المبارک کو ایک سپیڈ بریکر' ایک رکاوٹ اور ایک تنبیہ کے طور پر امت مسلمہ کیلئے مقرر کیا کہ اے غافل انسان ذرا سنبھل جا۔ کچھ تو میری جانب بھی مائل ہو' تیری نظر تو دنیا کی عارضی چکاچوند کی طرف ہی ہوگئی ہے۔ آخرت اور روز جزاء اور اپنی اصل منزل کی طرف بھی کچھ خیال اور سامان کر۔ خوش قسمت ہیں وہ انسان جو خدا کی اس دی ہوئی نعمت کی کچھ نہ کچھ قدر اس مبارک مہینے میں کر لیتے ہیں۔ اور اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے کچھ سامان کر لیتے ہیں۔ اور اپنی راتوں کو رب کی رضا کی خاطر جاگ کر گزارتے ہیں یعنی قیام اللیل کرتے ہیں۔ اور اپنے دنوں کو روزے کی عظیم نعمت سے سرفراز کرتے ہیں لعو ولعب' حرام اور گناہ سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔ یقیناً یہ وہ خوش قسمت انسان ہیں جنہیں توبہ و استغفار اور اپنے رب سے کٹے ہوئے رابطے کو دوبارہ بحال کرانے کیلئے کچھ نہ کچھ وقت مل جاتا ہے اور پھر یہ مومنوں کا گروہ رمضان کے آخر میں گناہوں سے لتھڑے ہوئے پیراہن کو جھاڑتے ہوئے خدا کی مکمل رضا اور انعام کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔ یقیناً انہی لوگوں کیلئے جنت کی بشارتیں اور اس کی ابدی نعمتیں منتظر اور چشم براہ ہیں۔ بدقسمتی سے دوسری جانب اس کے مقابلے میں امت مسلمہ کا کچھ حصہ اس ماہ مقدس میں بھی غفلت و مدہوشی کے عالم میں ہمیشہ کی طرح لاپرواہ رہتا ہے۔ انہیں نہ رمضان المبارک کی آمد کا پتہ چلتا ہے نا ہی اس کی برکات و ثمرات کا نہ انہیں ماہِ شعبان ٹوکتا ہے نہ انہیں شب برأت۔ انہیں صرف اور صرف دنیا اور اس کی عارضی نعمتوں اور نفس کی شیطانی خواہشات کی فکر رہتی ہے۔ دراصل اس گروہ کی

مثال کھی جیسی ہے جسے صرف اور صرف گندگی پر ہی بیٹھنا اور رہنا پسند ہوتا ہے' پاکیزگی' ایمان اور نیکی تو انہیں نظر ہی نہیں آتی۔ یہ چند گھنٹوں کیلئے بھی پیٹ کی پوجا نہیں چھوڑ سکتے انہیں ہر حال میں پیٹ کے جہنم کی آگ بجھانی ہے۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ جو چیز حلق اور پیٹ میں اتاری جارہی ہے وہ حلال ہے یا حرام؟ انہیں اس شہر مقدس کی حرمت کا بھی کوئی پاس نہیں رہتا۔ وہ گناہوں کے سمندر میں غرق رہنے ہی کو نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور طرفہ تماشہ یہ ہے کہ وہ اس مقدس مہینے کی سراسر بے حرمتی اور پامالی کے باوجود بھی اپنے رب سے غلط امیدیں لگائے بیٹھے رہتے ہیں۔ کیا اللہ کی نگاہ میں نیک و بد کا درجہ ایک ہوسکتا ہے؟ کیا عالم اور جاہل کا مقام ایک ہوسکتا ہے؟ اور کیا جنت وجہنم کا امتزاج ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ان جیسوں کے لئے اللہ کے ہاں بڑا سخت عذاب اور وعید ہے۔

اسی طرح امت کا ایک اور گروہ جو روزے بھی رکھتا ہے' تراویح میں قرآن بھی سنتا ہے' اور افطار وسحر کا اہتمام بھی کرتا ہے لیکن اپنے پرانے مشغلے' معمولات کو بھی چھوڑتا نہیں مثلاً جھوٹ بولنا' غیبت کرنا' ملاوٹ کرنا' دھوکہ دینا' دل آزاری کرنا' فحش گوئی وزنا کرنا اور چوری وذخیرہ اندوزی وغیرہ وغیرہ کرنا وہ ان تمام عادتوں وخامیوں کو اپنے لئے بے ضرر سمجھتے ہیں تو یقیناً ایسے لوگوں کا بھی بھوکا پیاسا رہنا اللہ کے ہاں کوئی معانی نہیں رکھتا۔ یہ لوگ اپنے رب کو بھی راضی رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے نفس کے مندر میں خواہشات اور آرزوؤں کے سجائے ہوئے بتوں کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ افسوس صد افسوس کہ امت مسلمہ کی عظیم اکثریت اس مقدس مہینے میں بھی خواب غفلت سے نہیں جاگتی ان کی خامیاں اور بیماریاں اتنی بڑھ گئی ہیں کہ شاید یہ صورِ اسرافیل سے بھی بڑی مشکل سے جاگیں۔

الحمدللہ رمضان المبارک کی آمد ہوگئی ہے۔ رحمتوں کا سائبان نیکوکاروں اور گناہ گاروں پہ تن گیا ہے۔ اللہ جل شانہ عرش عظیم سے اتر کر پہلے آسماں پر رات کے آخری پہروں میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے گناہگاروں کیلئے مغفرت اور عذاب جہنم سے بخشنے کے پروانے جاری ہورہے ہیں۔ الغرض گناہ گاروں کیلئے لوٹ کا دروازہ کھل گیا ہے اب یہ اُن کے ظرف پر ہے کہ وہ کتنی زیادہ مقدار میں اللہ کی رضا اور ثواب اس میں جمع کرتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو آگے بڑھ کر اِن مقدس لیل ونہار کے ایک ایک لمحہ کی بھرپور قدر کرتے ہیں۔ خداوند سے ہماری بھی یہی دعا ہے کہ وہ اس شہر مقدس کے جتنے بھی حقیقی تقاضے ہیں ہمیں انہیں پورا کرنے کی پوری پوری ہمت وتوفیق بخشے اور اسی رمضان کے وسیلے سے امت مسلمہ اور خصوصاً پاکستان کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو ساحل نجات تک بخیر وعافیت پہنچائے۔ امین

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات میں دارالعلوم حقانیہ کی خصوصی پوزیشن

دارالعلوم کے درجہ موقوف علیہ کے ہونہار طالبعلم عمران خان ولد امیر زادہ نے وفاق کے امتحان میں ملک بھر میں اول پوزیشن حاصل کرلی۔ بحمدللہ اس کے علاوہ تمام درجات میں بھی اکثر طلبہ اے گریڈ یعنی ممتاز حیثیت سے کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ سب اساتذہ کی محنت اور تعلیمی کمیٹی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔